Loan apps کے ذریعے قرض لینا کیسا؟

مجیب: محمد ساجد عطاری

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Uk-80

تاریخ اجراء: 04ذیقعدۃ الحرام 1443ھ/04جون2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل کچھ اس طرح کی موبائل ایپلی کیشنز آئی ہوئی ہیں جن کے ذریعے کوئی بھی آسانی سے قرض حاصل کرلیتا ہے۔ طریقہ یہ ہوتا ہے کہ موبائل ایپ ڈاؤن لوڈ کر کے اپنی پرسنل انفارمیشن جمع کروا کے اکاؤنٹ بنایا جاتا ہے اور پھر قرض کی درخواست دے دی جاتی ہے۔ عموما پہلی مرتبہ کم مقدار میں قرض ملتا ہے، پھر اگر بروقت واپس ادا کر دیا جائے تو دوسری بار زیادہ مقدار میں قرض ملتا ہے۔ قرض کی رقم آپ کے کسی اکاؤنٹ مثلا بینک اکاؤنٹ یا جاز کیش اکاؤنٹ وغیرہ میں آجاتی ہے اور اسی طرح آن لائن رقم بھیجنے کے ذرائع استعمال کر کے آپ وہ رقم واپس بھیج سکتے ہیں۔ قرض کے طور پر جتنی رقم دی جاتی ہے واپسی میں اس سے کچھ نہ کچھ زیادہ رقم دینی ہوتی ہے۔ بعض ایپلی کیشنز قرض پر اضافی رقم الگ سے لیتی ہیں اور سروس چارجز کے نام پر رقم الگ لیتی ہیں۔ مثلاً آپ نے بارہ ہزار قرض کی درخواست کی ہے تو آپ کے اکاؤنٹ میں 9 ہزار آئیں گے۔ یعنی 5 سو روپے سروس چارجز کے اور پچیس سو (2500) روپے قرض پر جو اضافہ لینا ہے وہ پہلے ہی کاٹ لئے جائیں گے اور اب رقم واپس کرنی ہے تو پورے 12 ہزار واپس کرنے ہیں۔

اس تفصیل کے مطابق سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح کی ایپلی کیشنز کے ذریعے قرض لینا جائز ہے یا نہیں؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

سوال میں ایپلی کیشنز سے قرض کے لین دین کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے، یہ قطعی سود، یقینی حرام، گناہ کبیرہ اور خبیث عمل ہے کیونکہ قرض کے اوپر جو نفع طے کیا جاتا ہے وہ سود ہوتا ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کل قرض جر منفعة فھو ربا“ ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع کھینچے تو وہ سود ہے۔
(مسند الحارث، جلد 1، صفحہ 500، مرکز خدمة السنة والسيرة النبوية، المدينة المنورة)

جو لوگ اس طرح سودی قرض دیتے ہیں وہ معلون ہیں اور جہنم کے مستحق ہیں اور بلا ضرورت شرعیہ ایسا قرض لینے والا بھی اسی کی مثل ملعون اور جہنم کا مستحق ہے۔ قرآن و حدیث میں سود کے متعلق مختلف وعیدیں بیان فرمائی گئی ہیں ۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّؕ-ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰواۘ-وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جسے آسیب نے چھو کر پاگل بنادیا ہو۔ یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا: خرید و فروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔ (سورۃ البقرۃ، آیت: 275)

مزید ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۲۷۸) فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ پھر اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے لڑائی کا یقین کرلو۔“ (سورۃ البقرۃ: آیت: 278و279)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: ”لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربا، ومؤکلہ“ ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔ (صحیح مسلم، کتاب البیوع، جلد 3، صفحہ 1219، حدیث: 1598، دار احیاء التراث العربی بیروت)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ومن أكل درهما من ربا فھو مثل ثلاث وثلاثين زنية، ومن نبت لحمه من السحت فالنار أولى به“ ترجمہ: جس نے ایک درہم سود کا کھایا تو وہ تینتیس زنا کے برابر ہے اور جس کا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اس کی زیادہ مستحق ہے۔ (المعجم الاوسط، جلد 3، صفحہ 211، دار الحرمین، قاھرہ)

دس روپے قرض دے کر بارہ روپے واپس لینے کے متعلق سوال ہوا تو اس کے متعلق امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: ” اگر قرض دینے میں یہ شرط ہوئی تھی، تو بے شک سود و حرامِ قطعی و گناہِ کبیرہ ہے۔

ایسا قرض دینے والا ملعون اور لینے والا بھی اسی کے مثل ملعون ہے اگر بے ضرورت شرعیہ قرض لیا ہو۔"(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 278، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واضح رہے کہ ان ایپلی کیشنز کے ذریعے قرض کے اوپر جو اضافہ لیا جاتا ہے، اس کو انٹرسٹ (interest) کہا جائے، پروسیسنگ فیس کہا جائے یا سروس چارجز کا محض نام دیا جائے، ہر صورت میں یہ اضافہ سود اور حرام ہی کہلائے گا۔ نام بدلنے سے چیز کی حقیقت و مفہوم نہیں بدلتا اور شریعت کا قاعدہ ہے اعتبار مقاصد و معانی کا ہوتا ہے نہ کہ الفاظ کا چنانچہ مجلہ میں فقہی قواعد بیان کرتے ہوئے ایک قاعدہ یوں لکھا: "العبرۃ في العقود للمقاصد والمعاني لا للألفاظ والمباني "ترجمہ: عقود میں مقاصد اور معانی کا اعتبار ہوتا ہے، الفاظ اور مبانی کا اعتبار نہیں ہوتا۔(مجلۃ الاحکام العدلیہ، صفحہ 16، مطبوعہ کراچی)

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ان ایپلی کیشنز کے ذریعے بھی سودی قرض کے لین دین سے باز رہیں۔ اللہ تعالی ہمیں سود کی لعنت سے محفوظ فرمائے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net